احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار | 2۔جون 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 123 | اتوار 15 محرم۔ 1417ھ 2 احسان 1375ھش 2 جون 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری ہے کہ آخرت کی فکر کی جائے

دنیا فنا کا مقام ہے اس لئے ضروری ہے کہ انسان اس فانی مقام پر دلدادہ نہ ہو بلکہ آخرت کی فکر کرے جو ابدی ہے اور یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لاوے اور اس کی مرضی کو مقدم کر کے اس پر چلے اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی کو مقدم نہیں کرتا اور اس پر نہیں چلتا تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا جیسے ہزاروں لاکھوں کیڑے مرجاتے ہیں یہ بھی مرجاتا ہے اور اس کا کوئی خیال نہیں ہوتا لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کرتا ہے اور دعاؤں سے کام لیتا ہے اور تھکتا نہیں تو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اس پر اپنی راہ کے دروازے کھول دیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ ہی تمہارا معبود اور محبوب اور مقصود ہو۔ اور یہ مقام اسی وقت ملے گا جب ہر قسم کی اندرونی بدیوں سے پاک ہو جاؤ گے اور ان بتوں کو جو تمہارے دل میں ہیں نکال دو گے بعد اس کے سنو۔ دوسرا امر (عبادت) ہے جس کی پابندی کے لئے بار بار کلام الٰہی میں کہا گیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھو کہ اسی کلام الٰہی میں ان مصلیوں پر لعنت کی ہے جو (عبادت) کی حقیقت سے ناواقف ہیں اور اپنے بھائیوں سے بخل کرتے ہیں اصل بات یہ ہے کہ (عبادت) اللہ تعالیٰ کے حضور ایک سوال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بدیوں اور بدکاریوں سے محفوظ کر دے۔ انسان درد اور فرقت میں پڑا ہوا ہے اور چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا قرب اسے حاصل ہو۔ جس سے وہ اطمینان اور سکینت اسے ملے جو نجات کا نتیجہ ہے مگر یہ بات اپنی کسی چالاکی یا خوبی سے نہیں مل سکتی جب تک خدا نہ بلاوے یہ جا نہیں سکتا۔ جب تک وہ پاک نہ کرے یہ پاک نہیں ہو سکتا۔ بہتیرے لوگ اس پر گواہ ہیں کہ بارہا یہ جوش طبیعتوں میں پیدا ہوتا ہے کہ فلاں گناہ دور ہو جاوے جس میں وہ مبتلا ہیں لیکن ہزار کوشش کریں دور نہیں ہوتا باوجودیکہ نفس لوامہ ملامت کرتا ہے لیکن پھر بھی لغزش ہو جاتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا۔ ہاں یہ سچ ہے کہ اس کے لئے سعی کرنا ضروری امر ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 92)

اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنے کی عادت ڈالنی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

یہ عادت ڈالنی چاہئے ہم میں سے ہر ایک کو۔ کہ استغفار کو اپنا شعار بنائے خالی لفظ نہ ہوں جو اس کے منہ سے نکل رہے ہوں بلکہ (اللہ سے بخشش مانگنے) کے ساتھ اس کا یہ احساس بھی پوری شدت کے ساتھ بیدار ہو کہ میں کچھ نہیں ہر طاقت' ہر علم' ہر روشنی' ہر بھلائی' ہر خیر میں نے اپنے رب سے حاصل کرنی ہے۔ میرے اندر اپنا ذاتی کوئی کمال نہیں ہے۔ میرے اندر اگر کوئی خوبی میرے خدا نے رکھی ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ میں اس بات کا اقرار کروں کہ میرے اندر کوئی ذاتی کمال نہیں اور اپنے رب کے ساتھ تعلق کو استوار اور پختہ کرنے کی کوشش کروں اور پھر ہمارا رب جو بڑا ہی مہربان ہے اور غفور ہے وہ ہماری حالت کو دیکھ کے اور ہماری التجا کو سن کر اپنے فضلوں کو ہم پر نازل کرے اور ہمیں طاقت بھی دے۔ ہمیں علم بھی دے۔ ہمیں روحانی روشنی بھی دے جو اس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی (-) ہمارے کام آنے والی ہوا۔ اور ترقی کی راہیں ہم پر کھلتی رہیں اور ترقی کے ہر مقام اور ہر مرحلہ پر ہمارے اندر یہ احساس رہے کہ یہاں تک بھی ہم خدا کے فضل سے ہی پہنچے اپنی طاقت سے نہیں پہنچے۔

خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محترم مولانا نسیم سیفی صاحب کے لئے دعائے خاص کی تحریک

○ روزنامہ الفضل کے ایڈیٹر محترم مولانا نسیم سیفی صاحب آنکھ کے اپریشن کے بعد روبہ صحت ہو کر گھر آ گئے تھے لیکن بلڈ پریشر اور شوگر بڑھ جانے کے باعث انہیں جمعرات کی شام دوبارہ ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا۔ اب خدا کے فضل و کرم سے طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے۔ احباب کرام سے مولانا موصوف کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعائے خاص کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم منیر احمد قریشی صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ فہمیدہ منیر صاحبہ شدید بیمار ہیں۔ ان کی اہلیہ صاحبہ کو تیسری بار بیرون ملک برائے علاج لے جایا جا رہا ہے۔ ہر دو کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری نجیب احمد صاحب ابن مکرم ماسٹر چوہدری عزیز احمد صاحب بھٹی ٹاؤن شپ لاہور مورخہ 30۔ اپریل 1996ء کو موٹر سائیکل کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے تھے۔ ایک ماہ زیر علاج رہنے کے بعد مورخہ 30۔ مئی 1996ء کو اللہ کو پیارے ہو گئے۔ موصوف کی عمر 23 سال تھی اور MA (AC) پارٹ ٹو کے طالب علم تھے۔

ان کی تدفین احمدیہ قبرستان لاہور میں ہوئی اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

2- احسان 1375 ہش — 2 - جون 1996ء

دعا اور اس کے آداب

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

دیکھو یہ کبھی نہیں ہوتا کہ آج انسان شادی کرے تو کل کو اس کے گھر بچہ پیدا ہو جاوے حالانکہ وہ قادر ہے جو چاہے کر سکتا ہے مگر جو قانون اور نظام اس نے مقرر کر دیا ہے وہ ضروری ہے۔ پہلے نباتات کی نشوونما کی طرح کچھ پتہ ہی نہیں لگتا۔ چار مہینے تک کوئی یقینی بات نہیں کہہ سکتا۔ پھر کچھ حرکت محسوس ہونے لگتی ہے۔ اور پوری میعاد گزرنے پر بہت بڑی تکالیف برداشت کرنے کے بعد بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ بچہ کا پیدا ہونا ماں کا بھی ساتھ ہی پیدا ہونا ہوتا ہے۔ مرد شاید ان تکالیف اور مصائب کا اندازہ نہ کر سکیں جو اس مدت حمل کے درمیان عورت کو برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ مگر یہ سچی بات ہے کہ عورت کی بھی ایک نئی زندگی ہوتی ہے۔ اب غور کرو کہ اولاد کے لئے پہلے ایک موت خود اس کو قبول کرنی پڑتی ہے۔ تب کہیں جا کر وہ اس خوشی کو دیکھتی ہے۔ اسی طرح پر دعا کرنے والے کے لئے بھی ضروری ہوتا ہے کہ وہ تلون اور عجلت کو چھوڑ کر ساری تکلیفوں کو برداشت کرتا رہے۔ اور کبھی بھی یہ وہم نہ کرے کہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ آخر آنے والا زمانہ آ جاتا ہے۔ دعا کے نتیجہ کے پیدا ہونے کا وقت پہنچ جاتا ہے جبکہ گویا مراد کا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ دعا کو پہلے ضروری ہے کہ اس مقام اور حد تک پہنچایا جاوے۔ جہاں پہنچ کر وہ نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہے۔ جس طرح پر آتشی شیشے کے نیچے کپڑا رکھ دیتے ہیں اور سورج کی شعاعیں اس شیشہ پر آ کر جمع ہوتی ہیں اور ان کی حرارت اور حدت اس مقام تک پہنچ جاتی ہے جو اس کپڑے کو جلا دے۔ پھر یکایک وہ کپڑا جل اٹھتا ہے۔ اس طرح پر ضروری ہے کہ دعا اس مقام تک پہنچے۔ جہاں اس میں وہ قوت پیدا ہو جاوے کہ نامرادیوں کو جلا دے اور مقصد مراد کو پورا کرنے والی ثابت ہو جاوے

پیدا است ندلا را کہ بلند است جنابت

مدت دراز تک انسان کو دعاؤں میں لگے رہنا پڑتا ہے۔ آخر خدا تعالیٰ ظاہر کر دیتا ہے۔ میں نے اپنے تجربہ سے دیکھا ہے اور گزشتہ راستبازوں کا تجربہ بھی اس پر شہادت دیتا ہے کہ اگر کسی معاملہ میں دیر تک خاموشی کرے تو کامیابی کی امید ہوتی ہے لیکن جس امر میں جلد جواب مل جاتا ہے وہ ہونے والا نہیں ہوتا۔ عام طور پر ہم دنیا میں دیکھتے ہیں۔ کہ ایک سائل جب کسی کے دروازہ پر مانگنے کے لئے جاتا ہے اور نہایت اضطراب اور عاجزی سے مانگتا ہے اور کچھ دیر تک جھڑکیاں کھا کر بھی اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا۔ اور سوال کئے ہی جاتا ہے تو آخر اس کو بھی کچھ شرم آ ہی جاتی ہے۔ خواہ کتنا ہی بخیل کیوں نہ ہو۔ پھر بھی کچھ نہ کچھ سائل کو دے ہی دیتا ہے۔ تو کیا دعا کرنے والے کا ایک معمولی سائل جتنا بھی استقلال نہیں ہونا چاہیئے؟ خدا تعالیٰ جو کریم ہے اور حیا رکھتا ہے جب دیکھتا ہے کہ اس کا عاجز بندہ ایک عرصہ سے اس کے آستانہ پر گرا ہوا ہے تو کبھی اس کا انجام بد نہیں کرتا۔ جیسے ایک حاملہ عورت چار پانچ ماہ کے بعد کہے کہ اب بچہ پیدا کیوں نہیں ہوتا اور اس خواہش میں کوئی مسقط دوائی کھا لے تو اس وقت کیا بچہ پیدا ہو گا۔ یا ایک مایوسی بخش حالت میں وہ خود مبتلا ہو گی؟ اسی طرح جو شخص قبل از وقت جلدی کرتا ہے۔ وہ نقصان ہی اٹھاتا ہے۔ اور نہ نرا نقصان بلکہ ایمان کو بھی صدمہ پہنچ جاتا ہے۔ بعض ایسی حالت میں دہریہ ہو جاتے ہیں۔ ہمارے گاؤں میں ایک نجار تھا۔ اس کی عورت بیمار ہوئی اور آخر وہ مر گئی۔ اس نے کہا اگر خدا ہوتا تو میں نے اتنی دعائیں کیں تھیں وہ قبول ہو جاتیں اور میری عورت نہ مرتی۔ اس طرح پر وہ دہریہ ہو گیا۔ لیکن سعید اگر اپنے صدق اور اخلاص سے کام لے تو اس کا ایمان بڑھتا اور سب کچھ ہو بھی جاتا ہے۔ زمین کی دولتیں خدا تعالیٰ کے آگے کیا چیز ہیں۔ وہ ایک دم میں سب کچھ کر سکتا ہے۔ کیا دیکھا نہیں کہ اس نے اس قوم کو جس کو کوئی جانتا بھی نہ تھا بادشاہ بنا دیا۔ اور بڑی بڑی سلطنتوں کو ان کا تابع فرمان بنا دیا۔ اور غلاموں کو بادشاہ بنا دیا۔ انسان اگر تقویٰ اختیار کرے۔ خدا تعالیٰ کا ہو جاوے تو دنیا میں اعلیٰ درجہ کی زندگی ہو۔ مگر شرط یہی ہے کہ کہ صادق اور جواں مرد ہو کر دکھائے۔ دل متزلزل نہ ہو اور اس میں کوئی آمیزش ریاکاری و شرک کی نہ ہو۔ ابراہیم علیہ السلام میں وہ کیا بات تھی جس نے اس کو ابو الملت اور ابو الحنفاء قرار دیا۔ اور خدا تعالیٰ نے اس کو اس قدر عظیم الشان برکتیں دیں کہ شمار میں نہیں آ سکتیں یہی صدق اور اخلاص تھا۔ (ملفوظات جلد دوم ص 694 تا 696)

سر دھڑ کی بازی لگ جائے دوست پہ آنچ نہ آئے
لازم ہے کہ ایسوں کو تُو اپنا دوست بنائے
ہمدردی انسان کا خاصہ' یہ ہیں سچے لوگ
مولا ان کے سر پر ہوں تیری رحمت کے سائے

ابو الاقبال

○

اَوروں کی تعمیر کرو گے گر اپنی تعمیر کے ساتھ
خوش ہو کر تقدیر بھی ملتی جائے گی تدبیر کے ساتھ

بے غیرت لوگوں نے اگر رُسوا کرنے پر زور دیا
ہم نیزوں پر سر رکھ دیں گے عزت اور توَقیر کے ساتھ

کاٹ رہے ہیں جو چوری کے جرم میں ناداروں کے ہاتھ
انکا اپنا کاروبار ہے سانجھا رسّہ گیر کے ساتھ

کیا تم بھی میدانِ سیاست میں جوہر دکھلاؤ گے
ہر نیکی کے کام کی باتیں کرتے ہو تشہیر کے ساتھ

دیکھیں آج نسیم یہ بازی سر کر لے گا کون بھلا
اپنی زیرِ لب آہوں کا جھگڑا ہے شمشیر کے ساتھ

نسیم سیفی

4-12-87

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

اتوار 2- جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- امام بیت الفضل لندن مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کے ساتھ تربیت اولاد کے موضوع پر
5-00 لقاءمع العرب 96-5-29 (دوبارہ)
6-00 دینی تعلیمات- روحانی خزائن
6-30 تاریخ احمدیت کا ایک ورق- از بی اے رفیق صاحب
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر 143 (دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے- سبق نمبر 13
8-30 چینی پروگرام- مطالعہ کتب- چینی بھائیوں سے محبت کے ساتھ
9-00 بچوں کی کلاس- از امام بیت الفضل لندن مکرم عطاء المجیب راشد صاحب 1-6-96
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- از امام بیت الفضل لندن- مکرم عطاء المجیب راشد صاحب موضوع ہے- تربیت اولاد
11-00 ہمارے دوستوں سے ملئے (دوبارہ) جناب ڈیوڈ وارنز
12-00 (دوپہر) سندھی پروگرام- خطبہ 27-5-94
1-00 لقاءمع العرب 96-5-29 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر 143 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- امام عطاء المجیب راشد صاحب کے ساتھ- تربیت اولاد
5-00 سوال کا وقت- مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- حصہ دوم- جلسہ سالانہ برطانیہ 31-7-94
6-00 ملاقات- انگریزی دان دوستوں سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ملاقات
7-00 اراؤنڈ دی گلوب- ڈاکومنٹری- ہجرت 30-4-95 حصہ دوم
8-00 لقاءمع العرب 96-5-30 (دوبارہ)
9-00 البانین پروگرام

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

اے سننے والو! سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ بلکہ وہ سنتا اور بولتا بھی ہے 'اس کی تمام صفات ازلی 'ابدی ہیں' کوئی صفت بھی معطل نہیں۔ اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔ وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں۔ اور جس کا کوئی ہمتاء نہیں۔ جس کا کوئی ہم صفات نہیں۔ اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے اور دور ہے باوجود قریب ہونے کے۔ وہ تمثل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے۔ مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے۔ اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے۔ اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا۔ اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبدا ہے تمام فیضوں کا۔ اور مرجع ہے ہر ایک شئے کا۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا۔ اور متصف ہے ہر اک کمال سے اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے۔ اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں۔ اور اس کے آگے کوئی بات بھی ان ہونی نہیں۔ اور تمام روح اور اس کی طاقتیں اور تمام ذرات اور ان کی طاقتیں اسی کی پیدائش ہیں اس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی وہ اپنی طاقتوں اور اپنی قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے اور اس کو اسی کے ذریعے سے ہم پا سکتے ہیں۔ اور وہ راست بازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے۔ اور اپنی قدرتیں ان کو دکھلاتا ہے۔ اسی سے وہ شناخت کیا جاتا اور اسی سے اس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے۔

ایک اچھی بات

انسان مصیبت میں بددماغ نہ ہو اور غیراللہ پر بھروسہ نہ کرے۔ یکدفعہ ہی خفیف عوارض شدید ہونے لگ جاتے ہیں۔ کبھی مرض کا علاج کرتے کرتے دماغ پر آفت آجاتی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ کرنا چاہئے۔

وقفِ زندگی

وقف زندگی کے متعلق حضرت امام جماعت الثانی (ہماری ولی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا۔

ہر شخص جو اپنی زندگی وقف کرتا ہے اس کے وقف کرنے کے یہ معنے نہیں کہ اس کا وقف ضرور قبول کر لیا جاوے۔ پیش کرنے والوں میں سے جو کام کے موزوں سمجھے جاتے ہیں ان کو لے لیا جاتا ہے اور باقی کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ لیکن جو شخص ایک دفعہ اپنی زندگی وقف کرتا ہے وہ خدا کے ہاں ہمیشہ زندگی وقف کرنے والا سمجھا جاتا ہے۔ میرے اسے رد کر دینے کے یہ معنے نہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے ہاں بھی رد ہو گیا چاہے ہم اسے قبول نہ کریں۔ وہ خدا تعالیٰ کے ہاں واقف ہے۔ چاہے وہ باہر جا کر کوئی اور کام بھی کر رہا ہو۔ جب بھی وقف زندگی کے لئے جماعت سے مطالبہ کیا جائے اس کا فرض ہے کہ پھر اپنے آپ کو پیش کرے خواہ پھر رد کر دیا جائے اور رد کرنے کی صورت میں اگر کوئی اور کام بھی کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ زیادہ سے زیادہ وقت وہ دین کی خدمت میں صرف کرے ورنہ وہ شدید وعدہ خلافی کا مرتکب سمجھا جائے گا۔

جب ایک شخص خدا تعالیٰ کے ساتھ وعدہ کرتا ہے کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے اور پھر وہ امام جماعت (-) کے رد کرنے کا۔ وہ سمجھتا ہے کہ مجھے چونکہ قبول نہیں کیا گیا اس لئے میں آزاد ہوں تو وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ وعدہ خلافی کا مرتکب سمجھا جائے گا کیونکہ جب وہ ایک بار اپنے آپ کو وقف کر چکا تو خواہ اسے قبول نہ بھی کیا جاوے وہ آزاد نہیں ہو سکتا۔ اپنی خدمت کے لئے قبول نہ کئے جانے کی صورت میں اگر وہ مثلاً ڈاکٹری کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ ڈاکٹری کے کام کو کم سے کم وقت میں محدود کرے اور باقی وقت دین کی خدمت پر لگائے۔ اگر وہ ملازمت اختیار کرتا ہے تو چاہئے کہ ملازمت کے لئے جتنا وقت دینا اس کے لئے لازمی ہے اس کے سوا باقی وقت کا کثیر حصہ دینی خدمت میں گزارے اور پھر اس تاک میں رہے کہ کب دینی خدمت کے لئے آگے بڑھنے کا مطالبہ ہوتا ہے۔ اور جب بھی ایسی آواز اس کے کان میں پڑے تو چاہئے کہ پھر اپنے آپ کو پیش کرے۔ اور کہے کہ میں واقف ہوں۔ پہلے فلاں وقت مجھے نہیں لیا گیا تھا۔ اب میں پھر پیش کرتا ہوں اور خواہ وہ ساری عمر بھی نہ لیا جائے مگر اس کا یہ فرض ہے کہ اپنے آپ کو واقف ہی سمجھے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ وعدہ خلاف اور غدار سمجھا جائے گا۔ پس جس نے کسی وقت بھی اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کیا وہ اس سے کبھی بھی آزاد نہیں ہو سکتا کیونکہ وقف تو ایک عہد ہے۔ خدا اور بندے کے درمیان اور کوئی قبول کرے یا نہ کرے یہ عہد ہرگز نہیں ٹوٹ سکتا۔ بلکہ اگر صرف دل میں ہی وقف کا ارادہ کیا جائے چاہے اعلان نہ ہو تو بھی نہیں ٹوٹ سکتا۔ غرض جو شخص کسی خاص وقف کی تحریک میں نہ لیا جانے کی صورت میں یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ وقف کی ذمہ داری سے وہ آزاد ہو گیا تو ایسا ہی وہ احمق ہے جیسا وہ والنٹیر احمق ہے جو فوج میں بھرتی ہونے کے لئے گیا اور اسے فوج کے قابل نہ سمجھ کر آزاد کر دیا۔ اور اس نے ملک کی خدمت کی ذمہ داری سے اپنے آپ کو آزاد سمجھ لیا۔ اگر وہ کامل صاحب ایمان ہے تو اسے دل میں ارادہ کرنے سے اور اگر ادنیٰ صاحب ایمان ہے تو اپنے آپ کو پیش کر دینے کے بعد ہمیشہ خدا تعالیٰ کے ہاں واقف ہے۔ خواہ کوئی اسے قبول کرے یا نہ کرے۔ پس جو نوجوان اپنے آپ کو پیش کر چکے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ قیامت تک واقف ہیں اور جو میری اس تحریک پر یا آئندہ اپنے آپ کو پیش کریں وہ بھی اس بات کو یاد رکھیں کہ وقف کی بڑی اہمیت ہے اس لئے جو اپنے آپ کو پیش کرے اچھی طرح سوچ سمجھ کر کرے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی اچھی طرح سے ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ جب دین حق کو سپاہیوں کی ضرورت ہو تو جو شخص طاقت اور اہلیت رکھنے کے باوجود آگے نہیں بڑھتا وہ گناہ گار ہے اس لئے جو نوجوان اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہوں اور اس ذمہ داری کو نباہ سکتے ہوں وہ پیش کریں۔

(خطبہ یکم اکتوبر 1944ء)

ہماری تاریخ

9۔ ستمبر کی رات کو حضرت امام جماعت الاول ذات الجنب کی بیماری میں مبتلا تھے۔ شدت تکلیف میں آپ پر ایک خاص کیفیت طاری ہوئی۔ اور آپ نے پنجابی میں چند دعائیہ اشعار لکھے۔ جن کا مفہوم یہ تھا کہ میں ڈوب رہا ہوں اے میرے خدا تو میرا ہاتھ پکڑ لے کہ تیرے سوا کوئی دستگیر نہیں ہے۔ ہم بے آسروں کا تنہا تو ہی آسرا ہے۔ اب میں کیا حال سناؤں کہ نوبت کہاں تک آپہنچی ہے۔ اپنے بیگانے ہو گئے۔ اور سخت تاریکی چھا گئی۔ فضا کہر آلود ہو گئی۔ گرداب بلا انتہا کو پہنچ گئے۔ اب تو ہی ہے کہ ہمیں اس طوفان سے پار نکال دے۔ دوست صرف سکھ میں کام آتے ہیں۔ دکھ درد میں بھلا کون کسی کا شریک ہوتا ہے۔ خدا کرے میں دین پر قائم رہوں اور نور دین ہی بن جاؤں۔ تا اپنے محبوب کے دربار تک رسائی کی کوئی صورت نکل آئے۔

ان اشعار کے بارے میں بعد کو آپ نے خود ہی فرمایا۔ "ایک خاص وقت کا میرا ذوق ہے۔ اس وقت میں شعر کہنے کے سوائے رہ ہی نہ سکتا۔" حاشیہ میں لکھا ہے یہ اشعار جو دراصل نہایت درجہ عاجزانہ کلام پر مشتمل ہیں۔ راقم الحروف (مولف تاریخ احمدیت) کو مل گئے۔ مگر حضرت امام جماعت الاول کے ایک ارشاد کے احترام میں جو کلام امیر ص 66 پر چھپا ہوا ہے ان کو شامل اشاعت نہیں کیا گیا۔ اب دُرالمنثور فی لحات النور غیر مطبوعہ (مولفہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی) سے معلوم ہوتا ہے کہ میاں محکم دین (ساکن امرتسر) کے پاس حضرت امام جماعت الاول کی ایک پنجابی سی حرفی تھی۔ جو میاں محکم دین کی درخواست پر حضرت صاحب نے ان کو بطور یادگار عنایت فرما دی تھی۔ مگر افسوس اب کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ کیا ہوئی۔

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے 25۔ ستمبر 1907ء کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی خدمت میں وقف کی منظوری کے لئے لکھا۔ آپ نے لکھا۔ "بندے کا مدت سے ارادہ تھا کہ اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دوں۔ اس کا میں نے اپنے والد صاحب سے کئی دفعہ ذکر بھی کیا۔ اور انہوں نے ایسا کرنے کی بندہ کو اجازت دے دی ہے۔ پہلے بھی اس قسم کی ایک عرضی میں نے حضرت صاحب کی خدمت مبارک میں لکھی تھی۔ مگر اس وقت حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا تھا کہ تمہارا ابھی وقت نہیں آیا۔ اس لئے بندہ نے توقف کیا۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محترمہ صاحبزادی آمنہ طیبہ بیگم صاحبہ

سید سجاد احمد

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب اور دخت کرام حضرت امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کی سب سے بڑی صاحبزادی محترمہ آمنہ طیبہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب 27 مارچ 1996ء کی صبح کو وفات پاگئیں۔ آپ کی پیدائش 18 مارچ 1919ء کی ہے اس لحاظ سے 77 سال عمر پائی۔ 6 دسمبر 1938ء کو اعلان نکاح ہوا۔ اور 22 فروری 1939ء کو قریباً بیس سال کی عمر میں حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی کوٹھی دارالسلام قادیان سے رخصتی ہوئی اور آپ دار حضرت بانی سلسلہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی دوسری بہو بن کر آئیں۔ اس وقت سے لے کر اب تک کا 57 سالہ کامیاب و کامران اہلی زندگی کا یہ دور مختلف مراحل سے ہوتا ہوا۔ 27 مارچ 1996ء کو بالآخر اختتام پذیر ہوا۔ اور آپ بیت العافیت دارالصدر ربوہ سے عازم بہشتی مقبرہ ہوئیں اس طرح اس کے مکینوں میں ایک اور مکین کا اضافہ ہوا۔ اور عالم بالا میں وہ اپنے پیاروں کے حضور حاضر ہوگئیں۔

زندگی کی گہما گہمی میں بھی سو جاتے ہیں لوگ
چلتے چلتے وسعت ماضی میں کھو جاتے ہیں لوگ
دلربا شعلہ نوا۔ شیریں زباں۔ جادو بیاں
ہنستے گاتے کس طرح خاموش ہو جاتے ہیں لوگ

آپ کے اوصاف حمیدہ کے بارہ میں یہ کہنا کافی ہوگا۔ کہ وہ اپنے نیک پاک باخدا بزرگوں کی چلتی پھرتی تصویر تھیں۔ اور انہوں نے ان بزرگوں سے پوری طرح اکتساب فیض کیا تھا۔ اور زندگی کے ہر مرحلہ میں ان کا نمونہ ان کے لئے مشعل راہ تھا۔ میکے اور سسرال دونوں طرف سے انہیں ایسے ایسے گوہر تابدار ملے۔ جنہوں نے ان کی زندگی کو بھی تابدار بنا دیا۔ اور وہ صحیح معنوں میں اسلاف کے لئے قرۃ العین ثابت ہوئیں کامیاب و کامران ثمر آور اہلی زندگی کا تصور بڑا خوشکن ہے۔ لیکن اس کے حصول کے لئے مسلسل ریاضت۔ توکل علی اللہ اعمال صالحہ کی بجاآوری اور تقویٰ شعاری بنیادی عوامل ہیں عام طور پر کہا جاتا ہے کہ رشتے آسمانوں پر طے پاتے ہیں یہ مثال اس لئے وقیع ہو جاتی ہے کہ جب جانبین کا اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق ہو اور سلسلہ جنبانی میں بطور خاص اللہ تعالیٰ سے استمداد اور خیر طلب کی جائے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کی شادی بھی اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق غیر معمولی حالات میں ہوئی۔ تہذیب و تمدن اور معاشرتی فرق کے باوجود یہ تعلق انتہائی بابرکت۔ مثمر بہ ثمرات حسنہ اور کلیتہ کامیاب و کامران ثابت ہوا۔ اور ایک مبارک نسل کے آغاز کا موجب ہوا۔ جس کا سلسلہ خدا کے فضل سے چلتا چلا جارہا ہے۔

اسی طرح حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی دونوں صاحبزادیوں حضرت نواب سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کے رشتے بھی بالترتیب حضرت نواب محمد علی خان صاحب اور حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب سے ہوئے لیکن تہذیب و تمدن اور خاندانوں کے فرق کے باوجود یہ رشتے نہایت بابرکت اور کامیاب ہوئے یہ اس لئے کہ نیت نیک اور جذبہ تسلیم و رضا موجود تھا۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضرت اماں جان کے ساتھ کمال اطاعت واحترام روا رکھا اور اپنی زوجہ محترمہ اور دیگر عزیزان گرامی کا بھی حسب مراتب ادب واحترام ساری عمران کا شیوہ رہا۔ اسی طرح حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کے رشتہ کے موقعہ پر بھی انہیں بڑی تاکید کے ساتھ اس بابرکت خاندان کا عزت واحترام کرنے اور اپنے آپ کو ایک خادم سمجھنے کی نصیحت کی۔ اور اس سلسلہ میں اپنے بیٹے کے ساتھ طویل خط وکتابت کی اور بار بار سمجھایا۔ اور پھر ہوا یوں کہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب اور حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب نے اپنے خاندان کو پس پشت ڈالتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ کے خاندان سے اس قدر پختہ تعلق پیدا کیا کہ وہ حضرت صاحب کے خاندان کے ہی افراد بن گئے اور اس تعلق کے اظہار میں فخر محسوس کرتے کہ وہ خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ میں سے ہیں۔

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کا اپنا بیان ہے کہ حضرت والد صاحب نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی چھوٹی صاحبزادی حضرت امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کے ساتھ رشتہ استوار کرنے کے سلسلہ میں مجھے تحریر فرمایا:۔

"رشتہ کرنے سے پہلے تمہیں سوچ لینا چاہئے کہ بہت ہی مشکل مرحلہ ہے کہ جس میں سے تم گزرو گے..... اگر تم پورا حسن سلوک کر سکو گے اور اپنے آپ کو اپنی بیوی کے برابر نہیں سمجھ گے بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کا محض فضل سمجھو گے تب اس امر کا تہیہ کر لو ورنہ میں ڈرتا ہوں کہ کسی ابتلاء میں نہ پھنس جاؤ اور مجھے نصیحت کی کہ اپنے آپ کو ان کے برابر نہ سمجھنا"

یہ ہے اس پس منظر کی ایک جھلک۔ کہ یہ تعلق کس طرح پروان چڑھا۔ اور کس طرح ان بزرگوں نے ایک عزم صمیم کے ساتھ اس تعلق کو مضبوط سے مضبوط کیا۔ اور یہ جذبہ تسلیم و رضا اور فدائیت نسل در نسل چلتی چلی جاتی ہے یہی وہ ماحول تھا جس میں محترمہ بو طیبہ بیگم صاحبہ پروان چڑھیں والدین کی طرف سے اعلیٰ تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ اس بابرکت خاندان کا عملی نمونہ اور راہنمائی ہمیشہ ان کے شامل حال رہی۔ حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب نے اپنی اس سب سے بڑی صاحبزادی کی شادی کے موقع پر ایک طویل ناصحانہ خط تحریر فرمایا جس کی تفصیل سے صرف نظر کرتے ہوئے اس کے چند فقرات درج ذیل ہیں۔

"تمہاری امی اس معاملہ میں بہترین نمونہ ہیں تم نے خود دیکھا ہے کہ کس قدر تنگی انہوں نے میرے ساتھ اٹھائی۔ لیکن اس وقت کو نہایت وفا اور محبت کے ساتھ گزار دیا۔ ایک طرف تو یہ تسلیم و رضا تھی دوسری طرف مجھے کام کرنے اور باہر نکل جانے کی ترغیب دیتی تھیں آخر اس صابرو شاکر ہستی کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ نے سنا۔ ایک طرف مجھے کام کرنے پر انہوں نے آمادہ کر دیا۔ دوسری طرف ان کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اور فضل کے دروازے میرے پر کھول دیئے۔ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی امی کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ گھر میں مختلف قسم کی تکالیف بھی آئیں تنگیاں بھی آئیں لیکن اس خدا کی بندی نے اپنے میکے میں ان تکالیف کا کبھی بھی ذکر نہ کیا۔ خود اپنے نفس پر سب کچھ برداشت کیا۔ لیکن دوسروں کو اپنی تکلیف میں شامل کرنا گوارا نہ کیا۔ وقت تھا گزر گیا میری بچی مجھے بڑی خوشی ہوگی تم بھی اپنی امی کا طرز ہی اختیار کرو۔ وہ تمہارے لئے بہترین نمونہ ہیں ...."

محترمہ صاحبزادی طیبہ بیگم نے بیان کیا کہ حضرت والد صاحب ہمیشہ یہ کہتے کہ "خدا کا بے حد شکر ادا کرو کہ اس نے تمہیں اتنی اچھی ماں دی ہے"

محترمہ موصوفہ نے اپنی امی جان کی سیرت کے ضمن میں لکھا کہ "اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اگر میرے باپ اور دادا کے گھر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بیٹیاں بیاہ کر آئیں تو انہوں نے بھی اپنے نمونہ سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بیٹیاں بن کر دکھایا۔ اگر خاوندوں کی طرف سے محبت و احترام انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔ تو حضرت صاحب کی بیٹیوں کی طرف سے ادائیگی حقوق میں کمی نہیں آئی۔ امی جان نے اباجان کی بیماری میں جو خدمت کی وہ سب کے لئے ایک مثال ہے۔"

ایک اور جگہ لکھتی ہیں:۔

"سب سے پہلے تو میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں جس نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بیٹی یعنی حضرت امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کو ہماری ماں بنایا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم بھی اس احسان کے بدلہ میں جو فرائض اور ذمہ داریاں ہم پر عائد ہوتی ہیں ان کو پورا کرنے والے ہوں اور ہمارا کردار اور ہمارے افعال ان کے نیک نمونہ کے مطابق ہوں"

اپنی عظیم والدہ کی سیرت بیان کرتے ہوئے مزید تحریر فرمایا۔

"مجھے یاد ہے ہمارے بچپن کا زمانہ اپنے دادا کے ساتھ گزرا زیادہ تر مالیر کوٹلہ میں۔ جب مالیر کوٹلہ سے ہم یعنی اباجان اور امی جان قادیان میں مستقل آگئے تو پھر امی جان کا سمجھانا نصیحت کرنا یاد ہے اس وقت سمجھ کی عمر آگئی تھی اور ان کا کردار ہی نصیحت کا موجب بن گیا۔ عبادت اور دعاؤں کی بہت تاکید کرتی تھیں اور خاص طور پر جب بچہ پیدا ہونے والا ہوتا تھا تو خصوصیت سے سیرۃ حضرت خاتم النبیین اور سیرت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور آپ کی کتب پڑھنے پر بہت زور دیتی تھیں کہ بچے پر اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔"

محترمہ بو طیبہ بیگم صاحبہ نے اپنے ان مایہ ناز بزرگوں سے بلند پایہ اقدار سیکھیں اور ان پر پوری طرح عمل کیا۔ اسی لئے وہ خود ہمہ صفت موصوف اور اعلیٰ اخلاقی قدروں کی امین بنیں۔ ان کی طبیعت میں کوئی الجھاؤ نہ تھا۔ سلجھی ہوئی سنجیدہ اور اور باوقار خاتون تھیں۔ عزیزوں رشتہ داروں سے حسن سلوک میں منفرد مقام کی مالک تھیں تمام عزیز اور ملنے جلنے والے ان کے گرویدہ تھے۔ اپنی طویل اہلی زندگی بڑے سکون اور مسرت سے گزاری۔ گھریلو ذمہ داریوں سے باحسن وجوہ عہد برآ ہوتے ہوئے۔ دینی اور جماعتی سرگرمیوں میں بھی بھرپور حصہ لیتیں۔ اور بطیب خاطر مفوضہ فرائض بجالاتیں۔ اپنے شوہر نامدار حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی جماعتی ذمہ داریوں میں ہمیشہ ان کی ممد ومعاون رہیں۔ بیرون ملک دوروں میں ان کا ساتھ دیا۔ اور جہاں کہیں بھی گئیں مستورات میں اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے ایک مقام پیدا کیا۔ اور دلوں پر گہرا تاثر چھوڑا۔

حضرت امام جماعت الرابع نے ان کی وفات پر انہیں بھرپور خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا:۔

ان کا رشتہ ازدواجی پچاس برس سے زیادہ عرصہ پر پھیلا ہوا ہے اور یہ ایک مثالی رشتہ تھا سارے خاندان بانی سلسلہ میں اگر کوئی مثالی رشتہ پیش کرنا ہوتا تو ان کی طرف اشارہ ہوتا تھا ان کی رنجشیں اگر ہوئیں بھی تو کبھی دکھائی نہ دیں۔ نہایت گہرے افہام و تفہیم کے ساتھ خود ہی اندر ہی اندر طے کر لیا گیا۔ ان کا نام آمنہ طیبہ تھا وہ حقیقی معنوں میں آمنہ تھیں اور حقیقی معنوں میں طیبہ تھیں شاید ہی کوئی بیوی ایسی ہو جس کے متعلق وثوق سے کہا جا سکتا ہو کہ اس نے اپنے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

سلیم شاہجہانپوری

مکرم محمود احمد ناز صاحب

برادرم محمود احمد ناز 22- مارچ 1929ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد چوہدری شیخ احمد صاحب گورنمنٹ آف انڈیا کے سیکرٹریٹ (دہلی) میں ملازم تھے۔ بسلسلہ ملازمت وہ موسم سرما میں دہلی اور موسم گرما میں شملہ میں سکونت پذیر رہتے تھے۔

محمود احمد صاحب کے ایک بڑے بھائی اور سات بہنیں تھیں۔ سارے بہن بھائیوں میں ان کا نمبر آٹھواں تھا دو بہنیں وفات پا چکی ہیں۔ محمود صاحب نے شملہ کے ایک ہائی اسکول سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور مزید تعلیم کے لئے تعلیم الاسلام کالج قادیان میں داخلہ لیا مگر بوجوہ سلسلہ تعلیم کو جاری نہ رکھ سکے۔ بعد ازاں گورنمنٹ کے محکمہ انفارمیشن میں ملازمت اختیار کی جو پاکستان میں آنے تک قائم رہی۔ پاکستان میں پاکستان نیشنل سینٹر میں ملازمت اختیار کی اور وہیں سے پنشن پائی۔

محمود صاحب کو اردو اور انگریزی دونوں زبانوں پر بڑی قدرت حاصل تھی اور دونوں زبانوں میں مضامین نثر و نظم بڑی روانی سے تحریر کر لیتے تھے۔ وہ اپنے مضامین نثر و نظم ادبی رسالوں میں شائع ہونے کے لئے بھیجتے رہتے تھے۔ اردو اور انگریزی زبانوں میں عمدہ شعر کہنے کی صلاحیت سے بھی بہرہ ور تھے۔ وہ اپنی زندگی میں اپنا مجموعہ کلام بھی شائع نہ کر سکے۔ صد سالہ جوبلی کے موقع پر جماعت کے مجلہ میں ان کی انگریزی نظم تصویر کے ساتھ شائع ہوئی تھی۔

محمود احمد صاحب سے میری پہلی ملاقات بیت النصرت دستگیر سوسائٹی میں ہوئی جہاں ہم دونوں ظہر کی عبادت کے لئے اکٹھے ہوئے تھے اور پھر یہ سلسلہ ان کی وفات تک قائم رہا۔ وہ پانچوں وقت کی عبادات بیت النصرت ہی میں ادا کرتے تھے جو ان کی رہائش گاہ سے ملحق تھی۔ اکثر اوقات ان سے ملاقات کا موقع مل جاتا تھا۔ وہ چند ملاقاتوں کے بعد ہی خاکسار کے بہت قریب آگئے تھے علمی' ادبی اور شعری ذوق نے بہت جلد مغائرت کی دیوار درمیان سے اٹھا دی تھی اور ہم ایک دوسرے کے دوست بن گئے تھے۔

جیسا کہ میں نے اوپر عرض کیا محمود صاحب بڑی صلاحیتوں کے حامل ایک صاحب ذوق علمی ادبی شخصیت کے مالک ہونے کے علاوہ ایک نستعلیق اور مہذب انسان تھے۔ بے لوث ہمدردی اور مخلصانہ خدمت کا جذبہ رکھنے والے ایک مرنجاں مرنج طبیعت کے مالک اور منکسر المزاج انسان تھے۔ جس سے مل کر انسان کچھ عرصہ کے لئے اپنے ماحول سے بیگانہ ہو جاتا تھا۔

یادرفتگان

میمونہ حمید

مکرم میاں حمید احمد علی صاحب

میرے خاوند محترم میاں حمید احمد علی صاحب ابن مکرم میاں بشیر احمد علی صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ جھنگ 28 ستمبر بروز جمعرات ۱۸ ہزاری سے ربوہ آتے ہوئے دریائے چناب کے پل کے پاس اپنی کار اور ٹرالی کے تصادم میں وفات پا گئے۔ موت برحق اور ہر نفس نے اس کا مزہ چکھنا ہے۔ زندگی اور موت میں کبھی کوئی فرق نہیں آیا اور نہ کبھی آئے گا۔ ہم سب کو اک نہ اک دن اس خالق کے حضور پیش ہونا ہے۔ لیکن بعض وجود اس قسم کے ہوتے ہیں جو اپنے اندر بے شمار خوبیاں رکھتے ہیں اور ان کے اس طرح چلے جانے کے بعد ان کی خوبیاں باقی رہ جاتی ہیں میرے میاں خدا کے فضل سے موصی تھے اور نظام جماعت اور امامت کے ساتھ مکمل وابستگی رکھتے تھے۔ آپ حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب کے بھتیجے تھے۔ جماعت کی خدمت کا جذبہ خاندانی طور پر آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ تاحیات مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جھنگ کے ممبر رہے اور اپنے علاقہ میں داعی الی اللہ کے کام میں ہمیشہ مصروف رہتے میاں صاحب نے اپنی ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کی تقسیم ہند کے بعد چنیوٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول سے میٹرک اور اس کے بعد تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے بی ایس سی اور پھر لاہور سے ہی ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی اور ریڈیو پاکستان پشاور میں بطور اسسٹنٹ انجینئر اپنے کیریئر کا آغاز کیا۔ پشاور میں مخالفت کے باوجود (دعوت الی اللہ) کے فرائض انجام دیتے رہے۔ میرے میاں کے والد محترم میاں بشیر احمد علی صاحب نے اپنے بڑھتے ہوئے کاروبار کے پیش نظر میاں صاحب کو پشاور سے جھنگ بلا لیا اور آپ نے اپنے والد صاحب کے حکم پر ملازمت کو چھوڑ کر ۱۸ ہزاری ضلع جھنگ میں کاروباری زندگی کا آغاز کیا اور اپنی ایمانداری کی مثال جلد ہی پورے علاقہ میں قائم کر دی آپ نے 36 سال کا طویل عرصہ اس علاقہ میں گزارا۔ وہ ہر ایک کے کام آتے۔ لوگوں کی ہر قسم کی ضروریات پوری کرتے۔ چاہے مالی رنگ میں ہوں یا جسمانی رنگ میں کبھی بھی انکار نہیں کرتے تھے۔ دوسروں کے کام کرنے میں خوشی محسوس کرتے تھے۔ علاقے کے غیر از جماعت اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھواتے کبھی کوئی تحریر نہ لیتے۔ علاقے کے غریبوں کا بہت خیال کرتے عید پر خاص طور پر غریبوں کو کپڑے اور نقدی دینا اپنا فرض اول سمجھتے تھے۔ عید کے موقعہ پر ہمیشہ انجن ڈرائیور کے لئے مٹھائی اور فروٹ اسٹیشن پر لے کر جاتے اور ان کو عید مبارک کہتے کہ یہ لوگ تو اپنے گھر سے باہر ہیں اس لئے ہمیں ان کو بھی یاد رکھنا چاہئے۔

آپ کا معمول تھا کہ ہمیشہ گاڑی میں سائیکل پنکچر کا سامان ضرور رکھتے راستے میں آتے جاتے کسی سائیکل سوار کو ضرورت مند دیکھتے تو گاڑی روک کر اسے کہتے یہ لو سامان اور سائیکل ٹھیک کرو ساتھ اسے بتاتے کہ میں احمدی ہوں کسی کی مدد کرنے میں بہت خوشی محسوس کرتے اور کہتے یہ بھی ایک قسم کی دعوت الی اللہ ہے۔ آپ کی ان خوبیوں کی وجہ سے آپ کو کئی پھل عطا ہوئے۔ آپ اپنے علاقہ میں اچھے مہمان نواز کے نام سے جانے جاتے تھے۔ گھر میں آئے ہوئے مہمان کی دل کھول کر خدمت کرتے اور انہیں عزت سے رخصت کرتے۔

20 سال سے ان کا معمول تھا کہ جمعرات کو ربوہ آتے اور جمعہ کی عبادت ربوہ ادا کرتے۔ خدا کے فضل سے عبادات کے عادی تھے اور اکثر بیوت میں جا کر ادا کرتے ہمیشہ بچوں کو بھی عبادات پڑھنے کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ شدید گرمی کے دنوں میں جمعہ کی (عبادت) کے بعد گھر سے باہر ٹھنڈے پانی کی سبیل لگاتے تاکہ پیاسے لوگ فائدہ حاصل کر سکیں۔

آخر میں دعا ہے خداوند کریم اپنے خاص فضل وکرم سے موصوف کے درجات بلند کرتا چلا جائے اور میرا اور میرے بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو اور ہمیں اپنے فضل سے ان کی خوبیوں کو اپنانے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔ چھوٹے بیٹے حماد احمد نے میٹرک کا امتحان دیا ہے اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ کوئٹہ بلوچستان کی مجلس عاملہ میجر جنرل (ر) ڈاکٹر نسیم احمد صاحب ہلال امتیاز (ملٹری) کی 9- اپریل 1996ء شام دل کا دورہ پڑنے کے باعث اچانک وفات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔

آپ کوئٹہ میں پیدا ہوئے اور طالب علمی کا زمانہ آپ نے یہاں گزارا۔ آپ کے والد محترم خان صاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب ایک لمبے عرصہ تک بلوچستان میں مختلف عہدوں پر رہے اور ریٹائرمنٹ کے بعد مستقل طور پر سکونت اختیار کی۔ آپ جماعت احمدیہ کوئٹہ کے پرانے بزرگوں میں شمار ہوتے تھے۔ اور امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کے طور پر خدمت دین کی توفیق پائی۔ اسی طرح جنرل صاحب کے بڑے بھائی میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے بھی ایک لمبا عرصہ امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ رہے۔

جنرل نسیم صاحب اپنے والد کی طرح نہایت شفیق' ہمدرد' دعاگو' خوش گفتار' ملنسار' متقی اور پرہیزگار تھے۔ کوئٹہ کے ساتھ آپ نے ہمیشہ تعلق برقرار رکھا اور نئی بیت الحمد کی تعمیر کے لئے عطیہ عطا فرمایا۔ دنیاوی عہدہ کے باوجود آپ نے ہمیشہ دین کو فوقیت دی۔ اور جماعتی کاموں میں پیش پیش رہے۔ جماعت احمدیہ کوئٹہ کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس محترم ڈاکٹر نسیم احمد صاحب کے دونوں بھائیوں جناب اسد اللہ خان صاحب اور جناب عنائت اللہ خان صاحب آپ کی بیگم صاحبہ۔ دونوں بیٹوں اور بیٹی و دیگر افراد خاندان سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ میجر جنرل (ر) ڈاکٹر نسیم احمد صاحب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

احسان الحق خان

(امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ بلوچستان)

اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی اولادوں کو قربان کردو

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ یہ نسخہ بتایا ہے کہ جب تمہیں خدا ملے۔ اور اس کا قرب حاصل ہو جائے تو اس رحمت اور برکت کو آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہوتا ہے اور وہ یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی اولادوں کو قربان کردو تب اس کی رحمت کا دودھ بعد کی نسل کے لئے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ اس اولاد کو بھی عقل دیتا ہے اور وہ بھی اپنی اولاد کی قربانی پیش کر دیتا ہے تو اس سے اگلی نسل میں بھی یہ رحمت اور فضل کا دودھ محفوظ ہو جاتا ہے۔ غرض جب تک نسلیں اپنی اولاد کی قربانی کرتی رہیں گی۔ دین اور عرفان ان میں محفوظ رہے گا"

(الفضل 9- مئی 1940ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ایران پر پابندیوں کے خلاف یورپی ممالک کا احتجاج

جیسا کہ قارئین کو علم ہے کہ امریکہ کی یہ خواہش رہتی ہے کہ ایران لیبیا اور کیوبا کے خلاف اقدامات کئے جائیں اور اس سلسلے میں اس نے اپنے ممالک میں بہت سے ایسے قوانین بنا رکھے ہیں جن کی زد ایسے تجارتی اداروں پر پڑتی ہے جو ان ممالک سے تجارت کرتے ہیں۔ اب امریکہ کے ایک قانون کی رو سے ایسی غیر ملکی کمپنیاں جو کیوبا سے تجارت کرتی ہیں ان کے سربراہ امریکہ نہیں آسکتے۔ اور کلنٹن انتظامیہ کا ارادہ ہے کہ وہ ایسی کمپنیوں کو اس سلسلے میں ضروری اطلاع کردے۔ نہ صرف یہ بلکہ امریکی کانگریس ایک اور قانون پر بھی غور کر رہی ہے جس کی رو سے ایسے ملکوں پر تجارتی پابندیاں بھی عائد کی جاسکیں گی جو ایران اور لیبیا کے ساتھ معقول حد تک کاروبار کر رہے ہیں۔

وائس آف امریکہ کے مطابق امریکہ کے مغربی اتحادیوں نے اس پر مختلف انداز سے ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ اور امریکہ سے سوال کیا ہے کہ کیا بہترین دوستوں سے اس طرح سلوک کیا جاتا ہے۔ اور ردعمل کے طور پر برطانیہ نے اس کے جواب میں یہ تجویز پیش کی ہے کہ چند امریکیوں کو برطانیہ سے باہر رکھا جائے یورپی ملکوں کا کہنا ہے کہ انہیں اس قسم کی قانون سازی پر تشویش ہے۔ زیادہ تر ممالک کو شکایت ہے کہ اس تادیبی قانون سازی کے پیچھے سیاست کار فرما ہے۔ جرمن وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ اسرائیل کے علاوہ صرف ازبکستان ہی ایک ایسا ملک ہے جو ایران کی جانب امریکی پالیسی کی حمایت کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کی پالیسی اس سلسلے میں غیر متوازن ہے۔

OOO

حماس کے اسیر رہنما کی اپیل

جیسا کہ قارئین کو علم ہے کہ فلسطین کے مسلمانوں کی تحریک حماس کے راہنما شیخ احمد یاسین اسرائیلی جیل میں نظر بند ہیں۔ اسرائیل یہ چاہتا ہے کہ اسرائیل کے انتخابات تک حماس کے کارکن اسرائیلیوں پر حملے بند کردیں۔ اس سلسلے میں حماس تنظیم کے دو لیڈروں جمیل حمادی اور محمود اظہر نے گزشتہ روز اسرائیلی جیل میں اپنے لیڈر شیخ احمد یاسین سے ملاقات کی اور اس سلسلے میں ان سے گفت و شنید کی اور ان سے درخواست کی کہ وہ اپنے پیروکاروں کو ہدایت کریں کہ حماس کے کارکن اسرائیل میں ہونے والے انتخابات تک اسرائیلیوں پر اپنے حملے بند کردیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ شیخ یاسین نے یہ درخواست منظور کرلی ہے اور وہ آئندہ جلد ہی اسرائیلی ٹیلیوژن سے حماس کے کارکنوں کے نام اپیل جاری کریں گے کہ وہ آئندہ اسرائیل میں ہونے والے انتخابات تک اپنے حملے بند کردیں۔

OOO

اسرائیلی انتخابات / عرفات کا تبصرہ

فلسطینی صدر یاسر عرفات نے کہا ہے کہ ہم اسرائیل میں ہونے والے انتخابات میں امن کے حامی ہیں۔ اور ہم کسی صورت میں بھی اسرائیل کے اندرونی معاملات میں دخل دینا پسند نہیں کرتے لیکن ہم اسرائیلی انتخابات کو پر امن دیکھنا چاہتے ہیں۔

یاد رہے کہ ان انتخابات میں وزیراعظم شمعون اور دائیں بازو کی لیکوڈ پارٹی میں مقابلہ ہو رہا ہے۔

یاسر عرفات نے اس خدشے کا اظہار کیا ہے کہ اگر ان انتخابات میں دائیں بازو کی لیکوڈ پارٹی کامیاب ہو گئی تو فلسطین اور اسرائیل کے درمیان ہونے والے امن مذاکرات کی کامیابی کے متعلق کچھ نہیں کہا جاسکتا کیونکہ جس طرح شمعون پیریز سے بات چیت اچھے طریق سے چل رہی تھی اس طرح لیکوڈ پارٹی سے توقع نہیں رکھی جاسکتی۔ انہوں نے اس سلسلے میں اپنے بہت سارے خدشات کا اظہار کیا۔

OOO

چین امریکہ تعلقات

امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ ایک محفوظ، مستحکم، اور کشادہ مزاج اور خوش حال چین امریکہ کے وسیع مفاد میں ہے۔ اور ہمارا مفاد اسی بات سے وابستہ ہے کہ ہم اس سلسلے میں چین کی جو مدد بھی کرسکتے ہو کرتے رہیں۔ اگرچہ انہوں نے کہا کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ چین کی جن پالیسیوں کے ہم مخالف ہیں ان کی طرف سے آنکھیں بند کرلیں۔ ہمیں حقوق انسانی' ایٹمی اسلحہ کے پھیلاؤ کی روک تھام اور تجارت کے شعبوں میں شدید اور مسلسل تشویش ہے۔ چین سے اختلافات کرتے ہوئے ہم اپنے مفادات کا دفاع اور اپنی قدروں کا تحفظ کرتے رہیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ چین سے قریبی رابطے رکھتے ہوئے ہم امریکیوں اور ساری دنیا کے لئے اہم فائدے حاصل کرچکے ہیں۔

دریں اثنا چین کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ چین کی جانب سے روس اور یوکرین سے فوجی ٹیکنالوجی اور میزائل ٹیکنالوجی کے حصول کے بارے میں بین الاقوامی طور پر جس تشویش کا اظہار کیا جارہا ہے۔ وہ سراسر بے بنیاد ہے۔ کیونکہ چین روس اور یوکرین سے جو فوجی ٹیکنالوجی حاصل کر رہا ہے اس میں کوئی غلط یا غیر مناسب مقاصد کار فرما نہیں ہیں۔ ترجمان نے کہا کہ چین اور روس فوجی تعاون کے معاملے میں اپنی بین الاقوامی ذمہ داریاں پوری کریں گے۔

OOO

بڑھتی ہوئی آبادی

ماحولیات اور معاشرے سے متعلقہ مسائل کی خرابی میں ایک بڑی اہم وجہ ہر ملک میں عام طور پر اور غریب ممالک میں خاص طور پر آبادی کی بڑے شہروں کی طرف ہجرت ہے۔ غریب ممالک بوجہ اپنی اقتصادی کمزوری کے اپنی دیہی آبادی کو وہ تمام ماڈرن سہولتیں بہم نہیں پہنچا سکتے جو وہ شہروں میں مہیا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ روزگار کے مواقع بھی چونکہ عام طور پر شہروں میں زیادہ ہوتے ہیں اس لئے دیہات سے شہروں کی طرف آبادی کا انتقال جاری رہتا ہے۔ اور یہ بات بالکل واضح ہے کہ دنیا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ آج بڑے بڑے شہروں کی آبادی جتنی تیزی سے بڑھ رہی ہے اس سے قبل اتنی تیزی سے پہلے کبھی نہیں بڑھی تھی۔

وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ عالمی آبادی میں تیزی سے اس اضافے کے نتیجہ دنیا بھر میں ماحولیات کے مسائل گھمبیر سے گھمبیر ہوتے چلے جائیں گے اور معاشرہ کے مسائل میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ آئندہ تیس برس میں بڑے بڑے شہروں کی آبادی پانچ ارب افراد سے تجاوز کر جائے گی۔ اور دنیا کی اکثریت شہروں یا شہروں کی مضافاتی علاقوں میں منتقل ہو چکی ہو گی۔ اس قسم کی انتقال آبادی کا سب سے بڑا اثر ایشیا کے شہروں پر پہلے ہی ہو چکا ہے۔ جبکہ آئندہ 30 سالوں میں انڈونیشیا کا شہر جکارتہ اور ارجنٹائن کا شہر بیونس آئرس آبادی کے لحاظ سے دنیا کے عظیم ترین شہروں میں شمار ہونے لگیں گے۔ اور غربت ان بڑے شہروں کا مقدر ہو گی۔

OOO

ازدواجی جھگڑوں سے کینسر کا خطرہ

امریکہ میں میاں بیوی کے لڑائی جھگڑوں کے بارے میں کی گئی تحقیقات سے انکشاف ہوا ہے کہ میاں بیوی میں لڑائی جھگڑے کی وجہ سے دونوں کی صحت پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ خاص طور پر یہ اثرات بیویوں کے لئے زیادہ مضر ہیں۔ میاں بیوی میں تو تو میں میں کی وجہ سے عورتوں میں ڈپریشن کی بیماری اور متعدی امراض جنم لیتے ہیں۔ جن میں کینسر بھی شامل ہے۔ میاں بیوی کے لڑائی جھگڑوں سے دونوں کے جسمانی مدافعتی نظام پر برا اثر پڑتا ہے۔

OOO

تامل باغیوں کو سری لنکا کی حکومت کی پیشکش

سری لنکا کی حکومت نے ان تامل ٹائیگرز کو عام معافی دینے کا اعلان کیا ہے جو چھاپہ مار جنگ چھوڑ کر حکومت کے سامنے ہتھیار ڈال دیں گے۔ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ ایسے لوگوں کو جو خود پیش ہو جائیں گے انہیں ہتھیار ڈالنے پر کوئی سزا نہیں دی جائے گی بلکہ حکومت انہیں تعمیر نو کی مہم کے حصہ کے طور پر پیشہ وارنہ تربیت دے گی۔ اور انہیں ہر قسم کی حفاظت مہیا کی جائے گی۔ اور انہیں زندگی کو دوبارہ شروع کرنے کا ایک موقعہ مل سکے گا۔

جبکہ دوسری طرف تامل باغیوں نے حکومت کے اس اعلان کو محض دکھاوا کہا ہے کیونکہ انہیں یقین ہے کہ جو تامل اشخاص اس طرح اپنے آپ کو حکومت کے حوالے کر دیں گے اور اپنے ہتھیار حکومت کے حوالہ کر دیں گے ان کے خلاف حکومت کارروائی کرے گی اور انہیں سخت سزا دی جائے گی۔ تامل باغیوں کے ترجمان کا کہنا ہے کہ فوج کی حمایت کرنے والے سویلین ان کی آزاد وطن کے لئے جدوجہد کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

OOO

بوسنیا میں قیام امن

برطانوی وزیراعظم جان میجر نے اپنے دورہ بوسنیا کے دوران گزشتہ روز سرائیوو میں بوسنیا کے صدر علی جاہ عزت بیگووچ سے ملاقات کی۔ انہوں نے کہا کہ اگلے دسمبر میں بوسنیا سے نیٹو کی فوج کی واپسی کے بعد بھی بین الاقوامی موجودگی ضروری ہے۔ تاکہ بوسنیا میں امن کے قیام کو یقینی بنایا جاسکے اور بوسنیا کے لوگوں کا اعتماد بحال کیا جاسکے۔

فرانسیسی وزیر خارجہ ہروڈی شیرٹ نے گزشتہ روز کہا کہ بوسنیا میں پائیدار امن قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ بوسنیا کی سابق متحارب پارٹیاں ڈیٹن امن معاہدے کی تمام شرائط پر عمل کریں۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 3

نہیں تو بندہ کی ہمیشہ سے یہی خواہش رہی ہے۔ اب بندہ آپ سے استدعا کرتا ہے کہ اس عرض کو قبول کیا جائے اور دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ بندے کی اس قربانی کو قبول فرمائے.....

اس پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تحریر فرمایا۔

"مجھے اس بات سے بہت خوشی ہے کہ تم نے بھی اپنی زندگی دین حق کی راہ میں وقف کی۔ خدا تعالیٰ استقامت بخشے۔ آمین۔

مناسب ہے کہ مفتی محمد صادق صاحب اس کی فہرست بناتے جائیں۔

بقیہ صفحہ 4

خاوند کی ہر امانت کا حق ادا کیا ہو اور کسی بھی طیب بات میں چوکی ہو۔

اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور اس پیارے وجود کی برکتیں قائم رکھے۔ گو انہوں نے ہمیشہ کے لئے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے لیکن وہ اپنے پیاری اور حسین یادوں سمیت خوشبو کی طرح فضاؤں میں رچ بس گئی ہیں۔ جسے اب سمیٹا نہیں جاسکتا چھوا نہیں جاسکتا بس محسوس کیا جاسکتا ہے۔

بقیہ صفحہ 6

دریں اثنا امریکہ نے ایک بار پھر اس بات پر زور دیا ہے کہ بوسنیائی سرب لیڈر کرازچک اور ان کے فوجی کمانڈر راتکو ملاڈوچ کو اقتدار سے ہٹایا جائے۔

بقیہ صفحہ 2

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی-
سبق نمبر32(نیا)
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے-سبق نمبر144(نیا)
1-00 اے لیٹر فرام لندن
1-30 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا اختتامی خطاب جلسہ سالانہ یو کے 1991ء
3-30 نارویجین زبان سیکھئے-سبق نمبر17

سوموار 3- جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی-
سبق نمبر32(دوبارہ)
5-00 لقامع العرب-96-5-30(دوبارہ)
6-00 پاکستان میں احمدیوں کی صورت حال-
تقریر مکرم آفتاب احمد خان امیر جماعت برطانیہ-جلسہ سالانہ برطانیہ 1994ء
6-30 متفرق پروگرام
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے-
سبق نمبر144(دوبارہ)
8-00 نارویجین زبان سیکھئے-
سبق نمبر17(دوبارہ)
9-00 ملاقات-حضرت امام جماعت احمدیہ کی انگریزی دان دوستوں سے ملاقات
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی
سبق نمبر32(دوبارہ)
11-00 اراؤنڈ دی گلوب-ڈاکومنٹری-
ہجرت حصہ دوم
12-00 (دوپہر) سرائیکی پروگرام-
خطبہ 28-7-95
1-00 لقامع العرب 96-5-30(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے-
سبق نمبر144(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی-
سبق نمبر32(دوبارہ)
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-سبق نمبر37
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس-فٹ بال میچ-
خدام الاحمدیہ کراچی حصہ اول
8-00 لقامع العرب نمبر35(نیا)
9-00 ترکی پروگرام-حضرت بانی سلسلہ کا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق-حصہ دوم
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-از امام بیت الفضل لندن-مکرم عطاء المجیب راشد صاحب-
موضوع تربیت اولاد
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے-سبق نمبر145(نیا)
1-00 دینی تعلیمات-دینی اخلاق-از مکرم لئیق احمد طاہر صاحب
1-30 سیرت حضرت بانی سلسلہ
2-00 ترجمہ کلام الٰہی-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر37
3-00 فرانسیسی زبان سیکھئے-سبق نمبر15

منگل 4- جون 1996ء

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-از امام بیت الفضل لندن-موضوع ہے تربیت اولاد
5-00 لقامع العرب نمبر35(دوبارہ)
6-00 دینی تعلیمات-دینی اخلاق-مکرم لئیق احمد طاہر صاحب(دوبارہ)
6-30 سیرۃ حضرت بانی سلسلہ
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے-
سبق نمبر145(دوبارہ)
8-00 فرانسیسی زبان سیکھئے-سبق نمبر15
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-سبق نمبر37
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-از امام عطاء المجیب راشد صاحب-موضوع ہے تربیت اولاد
11-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس-فٹ بال میچ خدام الاحمدیہ کراچی
12-00 (دوپہر) پشتو پروگرام-
خطبہ 22-4-94
1-00 لقامع العرب نمبر35(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے-
سبق نمبر145(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-از امام بیت الفضل لندن مکرم عطاء المجیب راشد صاحب موضوع ہے تربیت اولاد
5-00 فرام دی آرکائیوز-تربیت پر خطبہ 20-1-89
6-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر38
7-00 طبی معاملات-ملیریا-
از ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب
7-30 محمد اسحاق پنسیکا سے گفتگو
8-00 لقامع العرب نمبر36(نیا)
9-00 نارویجین پروگرام
... اصول کی فلاسفی نمبر6
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی-
سبق نمبر33(نیا)
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے-سبق نمبر146(نیا)
1-00 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات نمبر25
1-30 متفرق پروگرام
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر38
3-00 چینی زبان سیکھئے-سبق نمبر14
3-30 چینی پروگرام-مطالعہ کتب-
چینی بھائیوں کے ساتھ پیار کے ساتھ

بدھ 5- جون 1996ء

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی
سبق نمبر36(دوبارہ)
5-00 لقامع العرب نمبر36(دوبارہ)
6-00 اراؤنڈ دی گلوب-
ہماری کائنات نمبر25(دوبارہ)
6-30 دیگر پروگرام
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے-
نمبر146(دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے-سبق نمبر14(دوبارہ)
8-30 چینی پروگرام-مطالعہ کتب
چینی دوستوں سے محبت کے ساتھ
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر38
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی
سبق نمبر33(دوبارہ)
11-00 طبی معاملات-ملیریا-
از ڈاکٹر لطیف احمد قریشی
11-30 دیگر پروگرام
12-00 (دوپہر) رشین پروگرام
1-00 لقامع العرب نمبر36(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے-
سبق نمبر146(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی-
سبق نمبر33(دوبارہ)
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 نیچرل کیور-ہومیوپیتھی کلاس
از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
سبق نمبر26
7-00 ایم ٹی اے ورائٹی-دلبر مرا یہی ہے
از چوہدری ہادی علی صاحب
8-00 لقامع العرب نمبر37(نیا)
9-00 فرنچ پروگرام-حصہ اول
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-امام بیت الفضل لندن مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کے ساتھ
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے-سبق نمبر147(نیا)
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل-
سبق نمبر3
2-00 نیچرل کیور-ہومیوپیتھی کلاس
از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
سبق نمبر26
3-00 عربی زبان سیکھئے-سبق نمبر1(دوبارہ)
3-30 عربک پروگرام-قصیدہ، نظم

درخواست دعا

○ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں عبدالقیوم صاحب کا مورخہ 29 مئی 96ء کو آرمی ہسپتال راولپنڈی میں دل کا کامیاب بائی پاس اپریشن ہوا ہے۔ احباب سے جلد کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نیلام ملبہ کوارٹران

○ صدر انجمن احمدیہ کے چھ عدد پرانے کوارٹروں کا ملبہ کوارٹر نمبر12 کے نزدیک مورخہ 8- جون 1996ء کو بوقت 8 بجے صبح نیلام کیا جائے گا۔ ضرورت مند احباب استفادہ فرماویں شرائط نیلام دفتر جائیداد میں ملاحظہ فرماویں۔
(ناظم جائیداد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : یکم- جون-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ

○ بھارت میں پرتھوی اور اگنی میزائیلوں کی تیاری کا پلانٹ ایک دھماکہ سے تباہ ہو گیا۔ آگ اتفاقاً شروع ہوئی اور کیمیائی عمل کے یونٹ تک پھیل گئی۔ اگنی اور پرتھوی میزائیلوں کے پروگرام پر اسی پلانٹ میں کام ہو رہا تھا۔ پورا علاقہ گھیرے میں لے لیا گیا۔ جنوبی شہر حیدر آباد میں واقع ایٹمی میزائیل بنانے والے تحقیقی ادارے میں آگ بھڑکنے کے بعد بھی اس علاقہ کی شدید حساس نوعیت کے پیش نظر پولیس کو بھی اس میں داخلہ کی اجازت نہیں دل گئی۔ بھارتی حکومت خبروں کو راز میں رکھ رہی ہے۔ تفاصیل بتانے سے گریز کیا جا رہا ہے۔ ابھی تک نقصانات کی کوئی تفصیل نہیں بتائی گئی۔ اس انسٹی ٹیوٹ میں کام کرنے والے بھارتی سائنسدان دفاعی پروگرام کے ایک نہایت متنازعہ اور سیکیورٹی کے اعتبار سے حساس پروگرام پر کام کر رہے تھے۔ اس پروگرام کا تعلق درمیانہ مار والے پرتھوی میزائیل اور دور مار کرنے والے اگنی میزائیل کی تیاری سے ہے۔ بی بی سی نے بتایا ہے کہ ڈیفنس اینڈ ریسرچ ڈیویلپمنٹ لیبارٹری میں نصف شب کے قریب ایک دھماکہ ہوا جس کے بعد عمارت میں آگ لگ گئی لیبارٹری کے ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ کوئی زخمی نہیں ہوا۔ دھماکہ کی آواز دس کلومیٹر دور تک سنی گئی۔

○ سعودی عرب میں امریکی اڈہ تباہ کرنے والوں کے سر قلم کر دیئے گئے۔ چاروں افراد کا تعلق سعودی عرب سے تھا۔ ان کو سرعام سزا دی گئی۔ انتہا پسند سزائے موت پر امریکی مفادات کو نشانہ بنانے کی دھمکی دے چکے ہیں۔ امریکی اڈے پر دھماکے میں 5۔ امریکیوں سمیت 7۔ افراد ہلاک ہو گئے تھے۔

○ شدید گرمی کے باعث پنجاب کے سکولوں میں بچوں کے بے ہوش ہونے کی خبریں ملی ہیں۔ کئی لوگ ہیٹ سٹروک کا شکار ہو کر ہسپتال پہنچ گئے ہیں۔ والدین نے بچوں کے سکولوں میں چھٹیاں جلد کرنے کی اپیل کی ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ حکومت اخراجات میں کمی کرے اور زرعی ٹیکس لگائے۔ انہوں نے کہا کہ قومی اور اقتصادی امور پر اپوزیشن اور حکومت میں اتفاق رائے ضروری ہے۔ میں بحیثیت صدر اپنا کردار اس سلسلے میں ادا کرنے پر تیار ہوں۔ انہوں نے کہا کہ جن شعبوں پر ٹیکس نہیں ہے انہیں ٹیکس نیٹ میں لایا جائے اس مقصد کے لئے طویل المیعاد پالیسیاں بنائی جانی چاہئیں پالیسیوں میں تسلسل نہ ہونے کی وجہ سے ہر سال 30 ارب کے ٹیکس لگتے ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کرپشن کا خاتمہ نہیں چاہتی۔ اس نے ملکی معیشت کو کھوکھلا کر کے رکھ دیا ہے۔ کرپشن استحصال اور قتل و غارت گری کے خاتمہ کے لئے میدان میں کود پڑا ہوں۔ اور منتظر ہوں کہ قوم کب ایسا کرتی ہے۔ اب معاملات گھروں میں بیٹھنے سے حل نہیں ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایک ہی گھر کے 9۔ افراد قتل کر دیئے گئے۔ ملزم دندناتے پھرتے ہیں اور حکومت کہتی ہے کہ ظلم کے خاتمہ کا تہیہ کر لیا ہے۔ یہ کیسا تہیہ ہے؟ "مجلس پاکستان" سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں نے کرپشن کے خاتمہ کے لئے ایک کمیشن کی تجویز دی تو ایک مولانا کھسک گئے!

○ بھارت میں متحدہ فرنٹ کے زیر اہتمام جو قیادت حکومت سنبھال رہی ہے اس کی اقتصادی پالیسی میں تبدیلیاں کی جائیں گی۔ سرکاری شعبہ کو مضبوط بنایا جائے گا۔ غیر ملکی فرموں کا کردار محدود کر دیا جائے گا۔ مرکز کے پاس اختیارات کم کر کے علاقائی سطحوں پر اختیارات بڑھا دیئے جائیں گے۔

○ آئندہ بجٹ میں 25۔ ارب روپے کے مزید ٹیکس لگائے جانے کا امکان ہے۔ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کے لئے 5۔ ارب روپے مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔

○ اسرائیلی طیاروں نے لبنان میں حزب اللہ کے ٹھکانوں پر پھر بمباری شروع کر دی۔ جنوبی لبنان میں حزب اللہ نے بموں کے دو دھماکوں سے کرنل اور دوسرے افسروں سمیت چار اسرائیلی فوجی ہلاک کر دیئے تھے۔

○ تحریک انصاف کے قائد عمران خان نے کہا ہے کہ سیاسی قیادت لوٹ مار میں مصروف ہے۔ انہوں نے کہا کہ تحریک انصاف اور کینسر ہسپتال میں فرق ہے۔ تحریک انصاف سیاست ہے جبکہ کینسر ہسپتال کا کسی رنگ نسل دین یا سیاسی سوچ سے تعلق نہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے بتایا ہے کہ وفاق نے پنجاب کے وسائل میں 11۔ ارب روپے کا اضافہ کر دیا ہے۔

○ بھارتیہ جنتا پارٹی کے تیرہ روزہ اقتدار کے دوران پاکستان پر بھارتی حملے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ مسٹر واجپائی نے آزاد کشمیر پر قبضے کی دھمکی دی تھی۔ جس کے بعد پاکستان نے فوجیں سرحد پر بھجوانے کی تیاری مکمل کر لی تھی۔ امریکہ نے اس مرحلے پر مداخلت کی اور اس کے بروقت دباؤ اور مداخلت سے جنگ کا خطرہ ٹل گیا۔ امریکی کمانڈر انچیف نے جنگ بند کرنے کی کارروائیوں میں عملی حصہ لیا۔

○ پاکستان نے فرانس سے 40 پرانے میراج طیارے خرید لئے ہیں۔ مبینہ طور پر بتایا گیا ہے کہ کامرہ میں سہولت ہونے کے باوجود طیاروں کی اوور ہالنگ کا ٹھیکہ بھی فرانسیسی فرم کو دے دیا گیا ہے۔

○ کلکتہ میں عزاداروں اور ہندوؤں میں جھگڑا ہونے سے پولیس نے مداخلت کی اور فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں 5۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ جھگڑا متنازعہ علاقے میں جانے سے روکنے پر ہوا۔ کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ 20۔ افراد زخمی بھی ہوئے۔ مزید ہنگاموں کا بھی خطرہ ہے۔

○ اسرائیل کے عام انتخابات میں انتہا پسند لیکوڈ پارٹی کامیابی حاصل کر رہی ہے۔ اس سے مشرق وسطیٰ میں قیام امن کا مستقبل تاریک ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ لیکوڈ پارٹی نے عام انتخابات کے دوران کہا تھا کہ وہ الیکشن میں کامیاب ہو کر فلسطینیوں کے ساتھ امن کی پیش رفت روک دیں گے۔ آنجہانی وزیر اعظم اسحاق رابن کی بیوہ نے کہا ہے کہ انتخابی نتائج دیکھ کر دل کرتا ہے بوریا بستر باندھ کر اسرائیل چھوڑ دوں۔

○ ایم کیو ایم کے اشتیاق اظہر نے کہا ہے کہ نئی مردم شماری سے قبل بلدیاتی انتخابات کرانے کا کوئی جواز نہیں۔ انہوں نے کہا کہ بلدیاتی انتخابات کے بائیکاٹ یا حصہ لینے کے بارے میں ایم کیو ایم تنہا کوئی فیصلہ نہیں کرے گی۔

○ مسلم لیگ (ن) کے شیخ رشید نے کشمیر کمیٹی کے چیئرمین اور بزرگ سیاستدان نوبزادہ نصراللہ خان کے حلقہ انتخاب کا دورہ کرتے ہوئے کہا کہ ماں کے دودھ کی قسم آئندہ الیکشن میں نوابزادہ نصراللہ خان کو اسمبلی میں نہیں پہنچنے دوں گا تانگے کی سواریوں سے ملک کی جان چھڑاؤں گا۔ اس کے حلقے سے الیکشن لڑوں گا اور ملک کو اس سے نجات دلا دوں گا نصراللہ سیاست کا سب سے بڑا لوٹا بلکہ گڑوی ہے۔ اسلام آباد میں "گند" ڈالا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ الیکشن کے لئے میں نے دس حلقوں کا انتخاب کر لیا ہے جہاں میں مسلم لیگ (ن) کے امیدواروں کی انتخابی مہم چلاؤں گا۔!

ہومیوپیتھک علاج کیلئے قابل اعتماد نام
اوقات کار: صبح ½8 تا 12 بجے، شام ½5 تا ½8 بجے
فرحت کلینک (ہومیو) طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

کوٹھی برائے کرایہ یا فروخت
ایک کوٹھی برقبہ ایک کنال واقع دارالعلوم غربی برائے کرایہ یا برائے فروخت دستیاب ہے فون، سوئی گیس، گیزر، کارپٹ، فرنیچر وغیرہ سمیت پوری طرح فرنشڈ ہے۔
فوری رابطہ کیلئے: چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ
وڑائچ ٹاؤن ربوہ
فون: 212444

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
فون: دوکان: 837 گھر: 212175

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
■ ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ 906 کوٹھی نمبر 14/2 محلہ دارالبرکات ربوہ 555
■ ہر ماہ 12-11-10 تاریخ مکان نمبر 2029 گلی نمبر 32 سیکٹر 10/2-I۔ اسلام آباد فون 415845
■ ہر ماہ 16-15 تاریخ قلعہ کالروالہ نارووال مریدکے روڈ، سیالکوٹ
■ ہر ماہ 23-22-21-20 تاریخ محمود آباد نزد پوسٹ آفس کراچی فون: 5889743
■ ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی، ملتان
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مشہور دواخانہ
جی۔ ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس، گوجرانوالہ
فون 254634 فیکس 219065

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ۔ کامیاب علاج
زدجام عشق	نواب شاہی
شباب آور موتی	حب نشاط

○ فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں
○ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534